مکتبہ افکارِ رضا

بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

بزرگانِ دین کا
شوقِ عبادت

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر

 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 

رسالے کا نام	بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت
کاوش	سید کامران عطاری مدنی
صفحات	60
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470


فہرست


پیشِ لفظ

الحمد للہ وحدہ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ، وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد:

ہر قسم کی تعریف اللہ ربّ العزت کے لیے ہے جو دلوں کو اپنی یاد سے زندہ کرتا ہے اور روحوں کو اپنی عبادت سے سکون عطا فرماتا ہے۔ درود و سلام ہو ہمارے پیارے پیارے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر جنہوں نے عبادت کو نہ صرف ادا کیا بلکہ اس میں لذت و ذوق کا عملی نمونہ امت کو عطا فرمایا۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو انسان کو دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے۔ اس دینِ مبین میں عبادت کو خاص مقام حاصل ہے، بلکہ عبادت ہی وہ جوہر ہے جس سے بندے کا تعلق اپنے رب سے مضبوط ہوتا ہے اور وہ روحانی بلندیوں کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ عبادت نہ صرف ایک فریضہ ہے، بلکہ ایک لذت، ایک روحانی کیف اور ایک دلی سکون کا ذریعہ بھی ہے، جو صرف وہی محسوس کر سکتا ہے جس کا دل ایمان سے معمور ہو۔ عبادت ایک ایسی روحانی غذا ہے جو دل کو جِلا بخشتی ہے، روح کو بالیدگی عطا کرتی ہے اور انسان کو اپنے رب سے قریب تر کر دیتی ہے۔ عبادت انسان کی معراج ہے، اس کے اندر وہ طاقت ہے جو دلوں کو بدل سکتی ہے، کردار کو نکھار سکتی ہے، اور انسان کو رب کے قریب کر سکتی ہے۔

تاریخِ اسلام میں ایسے بے شمار نفوسِ قدسیہ گزرے ہیں جنہوں نے عبادت کو اپنی زندگی کا محور بنایا، اور جن کے دن روزے اور ذکر میں اور راتیں قیام و سجود میں گزرتی تھیں۔

زیرِ نظر رسالہ **"بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت"** میں عبادت کے فضائل کو دلنشین انداز میں بیان کیا گیا ہے، اور ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذوقِ عبادت کا ذکرِ جمیل کیا گیا ہے، جو تمام امت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ علاوہ ازیں، امت کے نیک و صالح بندوں کے عبادت سے متعلق واقعات، احوال اور ان کے اقوال بھی پیش کیے گئے ہیں، جو قاری کے دل میں شوقِ عبادت پیدا کرنے کا باعث بنیں گے۔

یہ کتاب نہ صرف معلوماتی ہے بلکہ اصلاحی اور ترغیبی پہلو بھی رکھتی ہے۔ آج کے پرفتن دور میں جب عبادتیں رسم بن چکی ہیں اور روحانیت مفقود ہوتی جا رہی ہے، ایسے میں یہ کتاب ایک تازہ ہوا کا جھونکا ہے جو ایمان کی شمع کو روشن رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرمائے، اسے نافع بنائے۔ اٰمین

عبادت کا معنیٰ و مفہوم

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبادت عبدٌ سے بنا ہے بمعنیٰ بندہ، عبادت کے لغوی معنیٰ ہیں بندہ بننا یا اپنی بندگی کا اظہار کرنا جس سے لازم آتا ہے معبود کی اُلُوہِیَّت کا اقرار کرنا۔ مفسرین نے اس کی تعریف انتہائی تعظیم بھی کی ہے اور انتہائی عاجزی بھی۔ دونوں تعریفیں درست ہیں کیونکہ عابد کی انتہائی عاجزی سے معبود کی انتہائی تعظیم لازم ہے اور معبود کی انتہائی تعظیم سے عابد کی انتہائی عاجزی مُسْتَلْزَم (ضَروری)۔ انتہائی تعظیم کی حَد یہ ہے کہ معبود کی وہ تعظیم کی جاوے جس سے زیادہ تعظیم ناممکن ہو اور اپنی ایسی عاجزی کی جاوے جس سے نیچے کوئی درجہ مُتَصَوَّر نہ ہو[1] اور عبادت کے اصطلاحی معنیٰ یہ ہیں کہ **کسی کو خالق یا خالق کا حِصّہ دار مان کر اس کی اِطاعَت کرنا**۔ جب تک یہ نِیَّت نہ ہو تب تک اسے عبادت نہیں کہا جائے گا، اب بُت پرست بُت کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور مسلمان کعبہ کے سامنے، وہاں بھی پتّھر ہی ہیں لیکن وہ مُشْرِک ہے اور ہم مُوَحِّد، ہندو اپنے دیوتاؤں رام چندر وغیرہ کو مانتا ہے مسلمان نبیوں ولیوں کو، پھر کیا وجہ کہ وہ مُشْرِک ہو گیا اور یہ مُوَحِّد رہا۔ فرق یہی ہے کہ وہ انہیں اُلُوہِیَّت (معبود ہونے) میں حصّہ دار مانتا ہے ہم ان کو اللہ کا خاص بندہ مانتے ہیں۔[2]

فتاویٰ رضویہ جلد 29 میں ہے: عبادت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ ثواب کی نیت پر موقوف ہوتی ہے۔ تاجُ العروس میں نقل کیا: عبادت وہ فعل ہے جس کے کرنے پر ربّ راضی ہوتا ہے۔[3]

1... علم القرآن، ص105، مکتبۃ المدینہ کراچی

2... تفسیر نعیمی، ص77، نعیمی کتب خانہ گجرات

3... فتاوی رضویہ، 29/647، 648، رضا فاؤنڈیشن لاہور

انسان کا مقصدِ تخلیق

قرآن مجید انسان کا مقصد تخلیق واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶) ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لیے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔[1]

بیان کردہ آیاتِ مبارکہ سے ہماری زندگی کا اصل مقصد واضح ہوگیا کہ انسان کو ربِّ کائنات نے اپنی عبادت و معرفت کے لیے پیدا فرمایا ہے مگر افسوس! ہم نے اپنے مقصدِ حیات کو بھلا کر دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے اور اس کی محبت میں ایسے گم ہوئے حقوق اللہ کی بجا آوری کا ذرا احساس نہ رہا۔

شوقِ عبادت کی تعریف

سستی کو ترک کرکے شوق اور چستی کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرنا شوقِ عبادت ہے۔ اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ(۳۲)﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: ہم اپنے ربّ کی طرف رغبت لاتے ہیں۔[3]

شوقِ عبادت کا فائدہ

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جب میں بندے کے دل میں اپنی عبادت کا شوق دیکھتا ہوں تو اس کے اُمورِ دنیا کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہوں۔[4]

---

1 ... پ27، الذّٰریٰت:56

2 ... پ29، القلم:32

3 ... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص253،254 مکتبۃ المدینہ کراچی

4 ... مجموعہ رسائل امام غزالی، منہاج العارفین، باب السجود، ص217، دار الفکر بیروت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذوقِ عبادت

حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے قدمین شریفین سوج گئے۔ میں نے عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیے ہیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟[1]

آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تعلیمِ امت کے لیے نمازوں کا خاص خیال رکھتے جونہی وقت ہوجاتا فورًا نماز کی تیاری فرماتے اور دربار خداوندی میں عاجزی وانکساری کے ساتھ مشغول عبادت ہوجاتے، انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا فرماتے اور ہر اس چیز کو ترک فرمادیتے جو عبادتِ الٰہی میں خلل کا باعث ہوتی۔ آیئے اس ضمن میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا عمل ملاحظہ کیجیے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہم سے اور ہم آپ سے گفتگو کرتے لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو عظمت و جلالت کبریائی میں اس قدر مشغول ہوجاتے گویا نہ آپ ہمیں پہچانتے اور نہ ہم آپ کو پہچانتے۔[2]

نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی نماز سے محبت

اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو نماز سے بہت محبت تھی، آپ نے نماز

1... بخاری، 1/384، حدیث: 1130، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... المستطرف فی کل فن مستطرف، 1/14، دار الکتب العلمیہ بیروت

کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا۔[1] جب نماز کا وقت ہوتا تو آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرماتے: قُمْ یا بِلَالُ فَاَرِحْنَا بِالصَّلَاۃِ"اے بلال! اٹھو اور ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔"[2]

نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نماز کی کیفیت

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کیفیتِ نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسی ہنڈیا کی آواز ہوتی ہے۔[3]

نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نمازِ تہجد کا معمول

اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام عمر نمازِ تہجد ادا فرماتے رہے چنانچہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نمازِ تہجد کی کیفیت بیان کرتے ہوئے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھی۔ آپ نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سو آیات پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے، لیکن آپ پڑھتے رہے۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک رکعت میں سورۂ بقرہ ختم کریں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھتے رہے۔ میں نے سوچا کہ آپ اسے پڑھ کر

1... معجم کبیر، 20/420، حدیث:1012، دار احیاء التراث العربی بیروت

2... ابو داوٗد، 4/385، حدیث:4986، دار احیاء التراث العربی بیروت

3... ابو داوٗد، 1/342، حدیث:904، دار احیاء التراث العربی بیروت

رکوع کریں گے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورۃ النساء شروع کر دی اور اسے پورا پڑھ ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اٰلِ عمران شروع کی اور اسے بھی پورا پڑھ ڈالا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کر رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا گزر کسی ایسی آیت پر ہوتا جس میں تسبیح (اللہ کی پاکی) کا بیان ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تسبیح کرتے اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے، جس میں (اللہ سے) مانگنے کا ذکر ہوتا، تو مانگتے اور اگر کسی ایسی آیت سے گزرتے، جس میں پناہ مانگنے کا ذکر ہوتا، تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے رکوع کیا اور "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم" پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا رکوع آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قیام کے بقدر تھا۔ پھر آپ نے "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد" کہا اور طویل وقت تک کھڑے رہے، جو رکوع کے لگ بھگ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سجدہ کیا اور "سُبْحٰن رَبِّیَ الْاَعْلٰی" پڑھنے لگے۔ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے بقدر تھا۔[1]

علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلانِ نبوت سے قبل بھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غارِ حرا میں قیام و مُراقبہ اور ذکر و فکر کے طور پر خدا کی عبادت میں مصروف رہتے تھے، نزولِ وحی کے بعد ہی آپ کو نماز کا طریقہ بھی بتا دیا گیا، پھر شبِ معراج میں نمازِ پنجگانہ فرض ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نمازِ پنجگانہ کے علاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الوضوء، تَحِیَّۃُ المسجد، صلوٰۃُ الاَوَّابین وغیرہ سُنن و نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تمام عمر نمازِ تہجد کے پابند رہے، راتوں کے نوافل کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض روایتوں میں یہ

1... مسلم، ص305، حدیث:1814، دار الکتاب العربی بیروت

آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نمازِ عشاء کے بعد کچھ دیر سوتے، پھر کچھ دیر تک اٹھ کر نماز پڑھتے پھر سو جاتے، پھر اٹھ کر نماز پڑھتے۔ غرض صبح تک یہی حالت قائم رہتی۔ کبھی دو تہائی رات گزر جانے کے بعد بیدار ہوتے اور صبح صادق تک نمازوں میں مشغول رہتے۔ کبھی نصف رات گزر جانے کے بعد بستر سے اٹھ جاتے اور پھر ساری رات بستر پر پیٹھ نہیں لگاتے تھے اور لمبی لمبی سورتیں نمازوں میں پڑھا کرتے، کبھی رکوع و سجود طویل ہوتا کبھی قیام طویل ہوتا۔ کبھی چھ رکعت، کبھی آٹھ رکعت، کبھی اس سے کم کبھی اس سے زیادہ۔ اخیر عمر شریف میں کچھ رکعتیں کھڑے ہو کر کچھ بیٹھ کر ادا فرماتے، نمازِ وتر نمازِ تہجد کے ساتھ ادا فرماتے، رمضان شریف خصوصاً آخری عشرہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی عبادت بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ آپ ساری رات بیدار رہتے اور اپنی ازواجِ مُطَہّرات رضی اللہ عنہن سے بے تعلق ہو جاتے تھے اور گھر والوں کو نمازوں کے لیے جگایا کرتے تھے اور عموماً اعتکاف فرماتے تھے۔ نمازوں کے ساتھ ساتھ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی بیٹھ کر، کبھی سر بسجود ہو کر نہایت آہ وزاری اور گِریہ و بُکا کے ساتھ گِڑگڑا کر راتوں میں دعائیں بھی مانگا کرتے، رمضان شریف میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دور بھی فرماتے اور تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی مختلف دعاؤں کا ورد بھی فرماتے تھے اور کبھی کبھی ساری رات نمازوں اور دعاؤں میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ پائے اَقدس میں ورم آجایا کرتا تھا۔

رمضان شریف کے روزوں کے علاوہ شعبان میں بھی قریب قریب مہینہ بھر آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم روزہ دار ہی رہتے تھے۔ سال کے باقی مہینوں میں بھی یہی کیفیت رہتی تھی کہ اگر روزہ رکھنا شروع فرما دیتے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی روزہ نہیں

چھوڑیں گے، پھر ترک فرما دیتے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ خاص کر ہر مہینے میں تین دن اَیّامِ بیض کے روزے، دو شَنبہ و جمعرات کے روزے، عاشوراء کے روزے، عشرۂ ذُوالحجہ کے روزے، شوال کے چھ روزے، معمولاً رکھا کرتے تھے۔ کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم "صَومِ وصال" بھی رکھتے تھے، یعنی کئی کئی دن رات کا ایک روزہ، مگر اپنی امت کو ایسا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) آپ تو صومِ وصال رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اپنے رب کے دربار میں رات بسر کرتا ہوں اور وہ مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔[1]

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کا حال

حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کے (نفلی) روزے سب روزوں سے پسند ہیں، (ان کا طریقہ یہ تھا کہ) وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔ (اسی طریقہ کو صوم داؤدی کہا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی (نفل) نماز سب نمازوں سے پسند ہے، وہ آدھی رات تک سوتے، تہائی رات عبادت کرتے، پھر باقی چھٹا حصہ سوتے تھے۔[2]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنے حبیب صلی

1... بخاری، 4/488، حدیث: 7242، دار الکتب العلمیہ بیروت
سیرت مصطفٰی، ص 597-595، مکتبۃ المدینہ کراچی

2... بخاری، 2/448، حدیث: 3420، دار الکتب العلمیہ بیروت

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحبت سے فیض یاب فرمایا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان کی خود تربیت فرمائی جس کی برکت سے یہ حضرات نیک کاموں میں مصروف رہتے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے میں خوب کوشش کیا کرتے تھے، یہاں چند صحابہ کرام کی عبادت کا حال ملاحظہ کیجیے۔

حضرت صدیق اکبر کا ذوقِ عبادت

یکسوئی کے ساتھ نماز کی ادائیگی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت ہی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے کا اہتمام کرتے تھے اور عبادت نہایت احسن انداز میں ادا کرنے کے شائق تھے۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز کے دوران ادھر ادھر بالکل متوجہ نہیں ہوتے تھے۔[1]

نماز میں خشوع و خضوع

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز میں قیام فرماتے تو خشوع و خضوع کی وجہ سے ایک سیدھی لکڑی کی مانند ہوتے۔[2]

حضرت عمر فاروق اعظم کا ذوقِ عبادت

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک اللہ پاک چاہتا اس

1... فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، 1/202، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... سنن الکبری للبیہقی، 2/398، حدیث: 3522، دار الکتب العلمیہ بیروت

وقت تک امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ صلاۃ اللیل ادا فرماتے اور پھر رات کے آخری حصے میں اپنے گھر والوں کو یوں صدا لگاتے ہوئے اٹھاتے: ”نماز، نماز“۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت کرتے: ﴿وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَاؕ-لَا نَسْــٴَـلُكَ رِزْقًاؕ-نَحْنُ نَرْزُقُكَؕ-وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى(۱۳۲)﴾ [1]

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔ [2]

آپ رضی اللہ عنہ اکثر اوقات نماز میں گریہ وزاری فرماتے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے تین صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سنی“۔ [3]

نماز میں ہچکیوں کی آواز پچھلی صفوں تک

حضرت عبد اللہ بن شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز فجر پڑھائی اور یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی: ﴿اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ﴾ [4] ترجمۂ کنز الایمان: ”میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔“ تلاوت کرتے ہی زار و قطار رونے لگے یہاں تک کہ آپ

1...پ16، طٰہٰ: 132

2...شعب الایمان، 3/127، حدیث: 3086، دار الکتب العلمیہ بیروت

3...حلیۃ الاولیاء، 1/88، رقم: 134، دار الکتب العلمیہ بیروت

4...پ13، یوسف: 86

کی ہچکیوں کی آواز پچھلی صفوں میں بھی سنی گئی۔[1]

زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

امیر المومنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر نمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نماز کا اہتمام کرتے رہے، چنانچہ حضرت مِسوَر بِن مَخرَمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اُٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرض کی: یاامیر المومنین! نماز!! یہ سن کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اُٹھے اور فرمایا: اللہ پاک کی قسم! جو نماز ترک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔[2]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا شوق عبادت

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کی اہلیہ محترمہ نے فرمایا: تم لوگوں نے ایسے شخص کو شہید کیا جو ایک رکعت میں ساری رات مکمل قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے[3] (پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لیتے تھے) پھر وتر ادا کرتے تھے۔

1... مصنف ابن ابی شیبہ، 1/391، حدیث: 25، دار الفکر بیروت

2... مصنف ابن ابی شیبہ، 8/579، حدیث: 12، دار الفکر بیروت

3... الزہد لامام احمد، ص 105، رقم: 373، دار الکتب العلمیہ بیروت

حضرت زبیر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں بسر کرتے۔(1)

حضرت عبد الرحمٰن تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔ میں عشا کی نماز ادا کرکے مقام ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ مجید کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآن مجید ختم کرلیا۔ پھر رکوع و سجود کرکے نماز ختم کی اور اپنے جوتے لے کر چل دیے۔ راوی فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ نماز پڑھی تھی یا نہیں۔(2)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ اَشْتَر سے ملے تو پوچھا: کیا تو نے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔(3)



حضرت ابوذَر کا شوقِ عبادت



حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوذَر غِفَاری

1... مصنف ابن ابی شیبہ، 2/173، رقم:6، دار الفکر بیروت

2... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص452، حدیث:1276، دار الکتب العلمیہ بیروت، حلیۃ الاولیاء، 1/94، رقم:162 دار الکتب العلمیہ بیروت

3... معجم کبیر، 1/81، حدیث:114، دار احیاء التراث العربی بیروت

رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے قبل بھی تین برس تک نماز پڑھی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس وقت آپ کس کی عبادت کرتے تھے؟ فرمایا: اللہ پاک کی۔ انہوں نے پھر پوچھا: اس وقت آپ کس طرف رُخ کرکے نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: جس طرف اللہ پاک پھیر دیتا اسی طرف رخ کرلیتا۔ جب میں رات کے وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو نماز ہی کی حالت میں سحری کا آخری وقت آجاتا پھر مجھ میں سکت باقی نہ رہتی تو میں گرجاتا یہاں تک کہ سورج بلند ہوجاتا۔ (1)

حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ذَر غِفاری رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ایک بصری شخص آپ کی والدہ کے پاس آیا اور آپ کی عبادت کے بارے میں پوچھا۔ والدہ ماجدہ نے بتایا کہ "ان کا سارا دن فکرِ آخرت میں گزرتا تھا۔"(2)

حضرت عبد اللہ بن عباس کا شوقِ عبادت

حضرت عبد اللہ بن ابو ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے مدینہ تک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، جب آپ رات کے لیے کہیں پڑاؤ ڈالتے تو آدھی رات تک عبادت کرتے تھے، ان (ابن ابی ملیکہ) سے ان کے شاگرد ایوب نے پوچھا ان کی تلاوت کا کیا انداز تھا؟ فرمایا: انہوں نے ﴿وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ (۱۹)﴾(3) کو ترتیل کے ساتھ پڑھتے رہے اور بڑی دیر تک

1... مسلم، ص1030، حدیث:6359، دار الکتاب العربی بیروت

2... حلیۃ الاولیاء، 1/219، رقم:545، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... 26، قٓ:19

روتے بھی رہے۔[1]

مقتل گاہ میں دو دو رکعت نماز پڑھی

حضرت خبیب اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو مکہ لایا گیا زید کو صفوان بن امیہ نے خرید لیا کہ انہیں اپنے باپ کے عوض قتل کرے، خبیب بن عدی کو حجیر بن ابی اہاب نے اپنے بھانجے عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل کے لیے خریدا کہ وہ انھیں اپنے باپ کے بدلے قتل کرے، ان لوگوں نے دونوں کو قید رکھا، حرمت والے مہینے (وہ مہینے جن میں لوگ قتل وخون ریزی سے بچتے تھے) نکل گئے تو دونوں کو تنعیم لے گئے اور وہاں قتل کر دیا، دونوں نے قتل ہونے سے پہلے دو دو رکعت نماز پڑھی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں، جنھوں نے قتل کے وقت دو رکعتیں ادا کیں۔[2]

جب قبیلہ بنو حارث کے لوگ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے مقامِ تنعیم کی طرف لے گئے تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ انہوں نے اجازت دی تو آپ نے نماز ادا کرنے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تم یہ گمان نہ کرتے کہ میں موت سے ڈر کر لمبی نماز پڑھ رہا ہوں تو میں ضرور نماز کو طویل کر دیتا۔[3]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا شوقِ عبادت

حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رات

1... حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عباس، 1/327، دار الکتاب العربی بیروت

2... طبقات ابن سعد، 2/43، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... سیرت ابن ہشام، 4/126، دار الجیل بیروت

کا ایک تہائی عبادت کرتے تھے، آپ کی اہلیہ بھی ایک تہائی رات عبادت کرتی تھیں اور آپ کے خادم بھی ایک تہائی رات عبادت میں گزارتے، جب ان میں سے ایک سوتا تھا تو دوسرا عبادت میں کھڑا ہو جاتا تھا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر کا شوقِ عبادت

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات میں نماز پڑھتے، پھر فرماتے: اے نافع! کیا سحری کا وقت ہو گیا؟ میں کہتا: نہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ دوبارہ نماز پڑھنا شروع کر دیتے، پھر (جب نماز سے فارغ ہوتے تو) فرماتے: اے نافع! کیا سحری کا وقت ہو گیا؟ میں عرض کرتا: جی ہاں، تو آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ کر استغفار اور دعا میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔[2]

عبادت کے متعلق اسلاف کے چند اقوال

جب نماز کا وقت ہوتا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: اے لوگو! اٹھو، (گناہوں کی) جو آگ تم نے جلا رکھی ہے اسے (نماز ادا کر کے) بجھا دو (کیونکہ نماز گناہوں کی آگ بجھا دیتی ہے)۔[3]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں (یعنی) اگر میں اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی پیشانی کو (سجدے میں) نہ رکھتا، یا ایسی مجلسوں میں نہ بیٹھتا جن میں اچھی باتیں اس طرح چنی جاتی ہیں جیسے عمدہ کھجوریں چنی جاتی ہیں یا راہِ خدا میں سفر نہ

1... الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 7/360، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... معجم کبیر، 12/260، حدیث: 13043، دار احیاء التراث العربی بیروت

3... احیاء علوم الدین، 1/201، دار صادر بیروت

کرتا تو میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات (یعنی وفات پاجانے) کو پسند کرتا۔[1]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ما جاء وقت الصلاۃ إلا وأنا إليها بالأشواق، وما دخل وقت صلاۃ قط إلا وأنا لها مستعد. جب بھی نماز کا وقت شروع ہوا میں پہلے سے اس کے لیے مشتاق تھا اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا ہے میں اس کے لیے تیار ہوتا ہوں۔[2]

ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں: ما أقيمت الصلاۃ منذ أسلمت إلا وأنا على وضوء. میں جب سے اسلام لایا ہوں ہمیشہ نماز (کی جماعت) کے وقت میں باوضو ہوتا ہوں۔[3]

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ما أذن مؤذن منذ ثلاثين سنة اِلا وأنا في المسجد. تیس سال ہوگئے جب بھی مؤذن اذان دیتا ہے میں پہلے سے مسجد میں ہوتا ہوں۔[4]

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں: ما فاتتني التكبيرة الأولى منذ خمسين سنة وما نظرت في قفا رجل في الصلاۃ منذ خمسين سنة. پچاس سال سے میری تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی اور نہ پچاس سال سے جماعت

1... حلیۃ الاولیاء، عبد اللہ بن عباس، 1/87، رقم:130، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... الزھد لاحمد، ص65، رقم:1121، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... سیر اعلام النبلاء، 3/164، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

4... مصنف ابن ابی شیبہ، 1/386، رقم:4، دار الفکر بیروت

میں اپنے سے آگے کسی شخص کی گدی نظر آئی۔(یعنی پچاس سال سے ہر نماز میں ہمیشہ پہلی صف میں کھڑا ہوتا تھا۔)[1]

حضرت ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ

حضرت ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ما أذن المؤذن لصلاۃ الظهر منذ أربعین سنة إلا وأنا فی المسجد إلا أن أكون مریضًا أو مسافرًا. چالیس سال سے مؤذن کے ظہر کی اذان کے وقت میں مسجد میں ہوتا ہوں سوائے اس کے کہ میں بیمار ہوں یا کہیں سفر پر ہوں۔[2]

حضرت امام اعمش رحمہ اللہ

امام وکیع حضرت امام اعمش رحمہما اللہ کے متعلق فرماتے ہیں: اختلفت إلیه قریبا من سنتین ما رأیته یقضی ركعة وكان قریبا من سبعین سنة لم تفته التكبیرة الأولی. میرا ان کے ہاں تقریباً دو سال تک آنا جانا رہا، میں نے انہیں کبھی کوئی ایک رکعت بھی (جماعت سے) قضا کرتے نہیں دیکھا۔ وہ تقریباً ستر برس کے تھے، لیکن تکبیرِ تحریمہ ان سے نہ چھوٹتی تھی۔[3]

حضرت ابن سماعہ رحمہ اللہ

حضرت ابن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مكثت أربعین سنة لم تفتنی التكبیرة الأولی إلا یوم ماتت أمی فصلیت خمسا و عشرین صلاۃ ارید التضعیف.

❶... وفیات الاعیان:2/375،دار صادر بیروت

❷... سیر اعلام النبلاء،5/240،مؤسسۃ الرسالہ بیروت

❸... تھذیب الکمال،12/88،مؤسسۃ الرسالہ بیروت

چالیس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی سوائے اس دن کے جب میری والدہ کا انتقال ہوا۔ پھر میں نے پچیس نمازیں اس نیت سے پڑھیں کہ میرے اجر میں اضافہ ہو۔[1]

حضرت سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ

محمد بن المبارک صوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: رأیت سعید بن عبد العزیز إذا فاتته صلاة الجماعة بکی. میں نے سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا جب ان سے با جماعت نماز چھوٹ جاتی تو وہ رو پڑتے۔[2]

حضرتِ ربیع بن خثیم علیہ الرحمہ کی بیٹی نے آپ علیہ الرحمہ سے عرض کی: ابو جان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سو جاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟ ارشاد فرمایا: بیٹی! جہنم کی آگ کا خوف تمہارے باپ کو سونے نہیں دیتا۔[3]

حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ

میمون بن مہران علیہ الرحمہ نماز کے لیے آئے تو انہیں کہا گیا: لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: إنا للہ وإنا إلیه راجعون، لفضل هذه الصلاة أحب إلی من ولایة العراق.

إنا للہ وإنا إلیه راجعون! یہ (باجماعت) نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔[4]

1... سیر اعلام النبلاء، 10/646، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... تذکرۃ الحفاظ، 1/161، دار الکتب العلمیہ بیروت

3... تھذیب الکمال، 9/75، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

4... احیاء علوم الدین، 1/149، دار المعرفۃ بیروت

حضرتِ احمد بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اس کے سر پر جنت سجی ہوئی ہے اوراس کے نیچے جہنم دہک رہی ہے پھر وہ ان دونوں کے درمیان کیسے سو جاتا ہے۔[1]

حضرت حاتم الاصم رحمہ اللہ

حضرت حاتم الاصم بیان کرتے ہیں: فاتتنی الصلاة فی الجماعة فعزانی أبو إسحاق البخاری وحده، ولو مات لی ولد لعزانی أکثر من عشرة آلاف، لأن مصيبة الدين أهون عند الناس من مصيبة الدنيا. میں ایک نماز باجماعت نہ پڑھ سکا تو مجھ سے صرف ابو اسحاق بخاری نے تعزیت کی۔ اگر میرا کوئی بیٹا فوت ہو جاتا تو دس ہزار لوگ مجھ سے تعزیت کرتے کیونکہ لوگوں نے دین کے نقصان کو دنیا کے نقصان سے ہلکا سمجھ لیا ہے۔[2]

حضرت ابراہیم بن میمون رحمہ اللہ

حضرت ابن معین، حضرت ابراہیم بن میمون مروزی علیہ الرحمہ کے متعلق فرماتے ہیں: کان إذا رفع المطرقة فسمع النداء لم یردّها. وہ کام کرتے ہوئے جب اپنا ہتھوڑا اوپر اٹھاتے اور اذان کی آواز کان میں پڑتی تو ہتھوڑے کی ضرب تک نہ لگاتے۔[3]

حضرتِ عمرو بن عتبہ بن فرقد علیہ الرحمہ روزانہ رات کو اپنے گھر سے نکل کر قبرستان آتے اور کہتے: ”اے قبر والو! صحیفے لپیٹ دیے گئے اور اعمال اٹھا لیے گئے۔“

1... الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب، ص111، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الرابعۃ، ص17، دار الندوۃ الجدیدۃ بیروت

3... تہذیب التہذیب، 1/173، مطبعہ دائرۃ معارف نظامیہ حیدر آباد ہند

پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے پھر واپس آکر نمازِ فجر میں حاضر ہو جاتے۔[1]

حضرت صالح بن رستم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اے ایوب! جب اللہ تمہیں علم کی نعمت سے سرفراز فرمائے تو کثرت سے اس کی عبادت کرو اور لوگوں کی باتوں پر غمزدہ نہ ہونا۔[2]

امام حسین کا ذوقِ عبادت

نماز و روزے کے پابند

علامہ ابنِ اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاضِلًا كَثِيْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا. یعنی حضرت امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔[3]

حضرتِ اِمام شَعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رَاَيْتُ الْحُسَيْنَ يَتَخَتَّمُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَان یعنی میں نے دیکھا سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ رَمضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔[4]

میدانِ کربلا میں تمنائے حسین

حضرت امامِ حسین کی قرآن کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے

---

❶... المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ص154، مکتبۃ دار البیان

❷... ابن عساکر، 28/306، دار الفکر بیروت

❸... اسد الغابہ، 2/28، دار احیاء التراث العربی بیروت

❹... سیر اعلام النبلاء، 3/291، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

لگایئے کہ 9 مُحَرَّمُ الحَرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ باہمی صلح کی اُمید ختم ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لیے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا: اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور اِسْتِغْفار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لیے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور اِسْتِغْفار میرا معمول ہے۔[1]

میں رب کے حضور سجدہ نہیں چھوڑ سکتا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے کہ آخری عمر میں ان کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ اطباء اور معالجین نے مشورہ دیا کہ آپ کا علاج تو ہو سکتا ہے، مگر اس کے لیے آپ کو چند دن نماز ترک کرنا ہوگی۔ عبد اللہ بن عباس نے ارشاد فرمایا: میں نماز نہیں چھوڑ سکتا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان ہے: جس نے نماز چھوڑی، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ پاک اس سے سخت ناراض ہو گا۔[2]

جنگ میں بھی نماز

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: آج پہرہ کون دے گا؟ دو صحابی تیار ہوئے، ایک عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو

1... الکامل فی التاریخ، 3/415، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مجمع الزوائد، 2/26، حدیث: 1632، دار الفکر بیروت

مہاجر تھے اور دوسرے انصار سے تعلق رکھنے والے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وادی کے کنارے جس رخ پر دشمن ہے، وہاں کھڑے ہو کر پہرہ دو، چنانچہ تھوڑی دیر بعد عمار لیٹ گئے اور عباد بن بشر نماز پڑھنے لگے، دشمن نے جب انھیں کھڑے دیکھا تو سمجھا یہ کھڑا پہرا دے رہا ہے تو اس نے نشانہ بنا کر تیر چلایا تو وہ عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ انھوں نے نماز ہی میں تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز پڑھتے رہے، اس طرح یکے بعد دیگرے دشمن نے دو اور تیر پھینکے اور وہ بھی ان کے جسم میں پیوست ہو گئے۔ عباد رضی اللہ عنہ انہیں جسم سے نکال دیتے، انھوں نے نماز منقطع نہ کی، پھر انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا، نماز سے فارغ ہو کر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اٹھایا، ایک روایت میں ہے کہ عمار بیدار ہوئے، دشمن نے سمجھا کہ وہ خبردار ہو گئے ہیں تو وہ بھاگ گیا، عمار رضی اللہ عنہ نے جب عباد رضی اللہ عنہ کو خون آلود دیکھا تو فرمایا: سبحان اللہ! تم نے پہلا تیر نکالنے پر مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟ عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا، میں نے پسند نہ کیا کہ اسے چھوڑ دوں۔[1]

رسول اللہ کی زبانِ مبارک سے تعریفی کلمات پانے والے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیات ظاہری میں جو شخص خواب دیکھتا تو اسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جا کر بیان کرتا۔ میری خواہش بھی ہوئی کہ میں خواب دیکھوں اور جا کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بیان کروں۔ یہ میرے لڑکپن کی بات ہے اور میں (اُن دنوں) زمانۂ نبوی میں

❶... ابوداؤد، 2/364، حدیث: 198، دار احیاء التراث العربی بیروت

مسجد میں سویا کرتا تھا۔ چنانچہ، ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جارہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ پیچ دار کنوئیں کی طرح تھی اور کنوئیں کی طرح اس کے دو کنارے بھی تھے۔ جب میں نے اس میں چند ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا تو میں جہنم سے اللہ پاک کی پناہ مانگنے لگا۔ وہاں موجود دوسرے فرشتے نے مجھ سے کہا: ڈرو مت۔ یہ خواب میں نے اپنی بہن حفصہ کو بتایا اور انہوں نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبد اللہ اچھا آدمی ہے۔ کاش! وہ رات کے کچھ حصے میں نماز پڑھا کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کو بہت کم آرام فرمانے لگے۔[1]



حضرت بلال کا معمول



حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیدار ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پکارا پھر دریافت فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے۔[2]

1... بخاری، 2/544، حدیث: 3738، 3739، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مسند احمد، 38/148، حدیث: 23040، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

حضرت عبد اللہ بن زبیر کا شوقِ عبادت

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے۔ بڑی لمبی نماز پڑھتے۔ مسلم بن یناق علیہ الرحمہ کا بیان ہے: کہ ایک بار تو رکوع اتنا طویل کیا کہ ہم نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء اور المائدہ تلاوت کر لیں۔ جن دنوں حجاج بن یوسف ان کے خلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کر رہا تھا۔ منجنیق سے پتھر برستے، وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو اس طرف التفات نہ کرتے ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آگرا، اہل خانہ گھبرا اٹھے سانپ سانپ پکارا، مگر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ برابر نماز پڑھتے رہے، نماز میں اس قدر مستغرق تھے کہ انہیں اس واقعہ کی خبر تک نہ ملی۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ جب سجدے میں جاتے تو اتنا طویل سجدہ فرماتے کہ پرندے آپ کی پیٹھ کو دیوار کا حصہ سمجھتے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔[2]

راتوں میں عبادت کے مختلف انداز

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی راتوں کو تین انداز میں تقسیم کیا ہوا تھا، ایک رات عبادت کے دوران کھڑے رہتے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی، ایک رات رکوع میں گزار دیتے، حتی کہ صبح کی سفیدی نمودار ہو جاتی جبکہ ایک رات حالتِ سجدہ میں یوں

1... سیر اعلام النبلاء، 3/369، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب التہجد وقیام اللیل، 1/341، المکتبۃ العصریہ بیروت

گزارا کرتے کہ سحر (صبح) ہو جاتی۔[1]

مسجد کا کبوتر

کسی نے آپ کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے آپ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے کی اکثر راتیں قیام میں جبکہ دن روزے میں کٹتے تھے، اسی وجہ سے انہیں حَمَامَةُ الْمَسْجِد (یعنی مسجد کا کبوتر) کہا جانے لگا۔[2]

تیرتے ہوئے طواف مکمل کیا (حکایت)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے عبادت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں گھنگھور گھٹا چھائی اور خوب بَرکھا (بارش) برسی، پہاڑوں سے برساتی نالہ بہتا ہوا بیت اللہ شریف کے آس پاس جمع ہو گیا، یہاں تک کہ لوگوں کے لیے چلنا پھرنا اور طواف کرنا دشوار ہو گیا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ نے تیرنا شروع کر دیا اور تیرتے ہوئے اپنا طواف مکمل کیا۔[3]

قبریں پھٹنے اور ستارے ٹوٹنے کا دن

حضرت مطروراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ جن کا نام ”حممہ“ تھا۔ ایک بار حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ہاں رات کو قیام کیا تو دیکھا کہ وہ ساری رات روتے ہی رہے۔ صبح حضرت ہرم بن

---

1 ... اسد الغابہ، 3/245، دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ... سیر اعلام النبلاء، 3/367، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

3 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، 8/423، المکتبۃ العصریہ بیروت

حیان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا: آپ کو کس چیز نے اتنا رُلایا؟ کہنے لگے: مجھے اس دن کی یاد نے رُلایا ہے جس دن قبریں پھٹ جائیں گی اور لوگ قبروں سے باہر آجائیں گے۔ اسی طرح حضرت حممہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ہرم بن حیان رحمہ اللہ کے ہاں ایک رات گزاری تو آپ رضی اللہ عنہ پھر ساری رات روتے رہے۔ صبح ان سے پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ کو کس چیز نے رلایا؟ آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مجھے اس دن کی یاد نے رلایا ہے جس دن ستارے ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔

حضرت مطر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب یہ دونوں حضرات (یعنی حضرت ہرم بن حیان اور حضرت حممہ رضی اللہ عنہما) بازار میں جاتے اور کسی عطر بیچنے والے کی دُکان کے قریب سے گزرتے تو اللہ پاک سے جنت مانگتے اور جب کسی لوہار کی دکان کے قریب سے گزرتے تو جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے، پھر اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے جاتے۔ ان کی عبادت کا انداز یہ تھا کہ ساری ساری رات اللہ پاک کی عبادت کرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔(1)

حضرت مسروق اور عبادت کا ذوق و شوق

حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ عالم ربانی، محبت الٰہی میں سر گرداں، اپنے گناہوں کو یاد رکھنے والے، علوم و فنون میں مہارت رکھنے والے، حفاظتِ الٰہی پر کامل بھروسا رکھنے والے اور اللہ پاک کے بندوں کے محبوب ہیں۔ پورا نام ابو عائشہ مسروق بن عبد الرحمٰن ہمدانی کوفی ہے لیکن مسروق کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔(2)

1... حلیۃ الاولیاء، 2/119، دار الکتاب العربی بیروت

2... حلیۃ الاولیاء، 2/95، دار الکتاب العربی بیروت

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لیے جاتے تو ساری ساری رات سجدے میں گزار دیتے۔[1]

حضرت علاء بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مسروق حج کے لیے گئے تو واپس لوٹنے تک اپنی پیشانی کو زمین پر بچھائے رکھا (یعنی خوب عبادت کی)۔[2]

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے سعید! اپنے چہروں کو خاک آلود (یعنی کثرت سے سجود) کرنے کے سوا دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس میں رغبت رکھی جائے۔[3]

حضرت ابو ضحی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کہ راہب (یعنی دنیا سے کنارہ کش) ہیں اور اپنے اہلِ خانہ سے فرماتے: تمہیں مجھ سے کوئی کام ہو تو میرے نماز شروع کرنے سے پہلے پہلے بتا دو۔[4]

امام ذہبی کا فکرِ نماز

تاج الدین بن علی سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے قربِ وفات کا واقعہ لکھا کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے انہیں مغرب سے پہلے دیکھا تو وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھے، انہوں نے پوچھا کیسا

1... مصنف ابن ابی شیبہ، 8/211، حدیث:2، دار الفکر بیروت
2... ابن عساکر، 57/425، دار الفکر بیروت
3... طبقات ابن سعد، 6/142، دار الکتب العلمیہ بیروت
4... ابن عساکر، 57/430، دار الفکر بیروت

محسوس کر رہے ہو؟ جواب دیا آخری سانسیں لے رہا ہوں۔ پھر انہوں نے اپنے والد سے پوچھا کیا نمازِ مغرب کا وقت داخل ہو چکا ہے؟ تو والد نے ان سے کہا کہ آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں پڑھ چکا ہوں لیکن میں نے اب تک مغرب کی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ نے اپنے والد سے مغرب اور عشاء کو تقدیماً جمع کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی کیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر آدھی رات سے پہلے وفات پا گئے اور انہیں باب صغیر کے پاس دفن کیا گیا تھا۔[1] (یہ شافعی ہیں اور ان کے نزدیک یہ جمع بین الصلاتین جائز ہے)

مولا! مجھے تیری ملاقات پسند ہے

حضرت صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ علیہ کی پنڈلیاں کثرتِ قیام کی وجہ سے جواب دے گئیں تھیں۔ آپ عبادت میں اس قدر مجاہدہ کیا کرتے کہ اگر آپ سے کہہ دیا جائے کہ کل قیامت ہے تو عبادت میں مزید اضافہ نہ کر پائیں۔ نیند سے بچنے کی خاطر سردی کے موسم میں چھت پر چلے جاتے تا کہ سردی لگے اور گرمی کے موسم میں کمرے میں رہتے تا کہ گرمی محسوس ہو۔ سجدے کی حالت میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُحِبُّ لِقَآءَكَ فَاَحِبَّ لِقَآئِی یعنی اے اللہ! مجھے تیری ملاقات پسند ہے پس تو بھی مجھ سے ملاقات کو محبوب فرما۔[2]

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی

---

1 ...طبقات الشافعیۃ الکبری للسبکی، 9/105، دار ہجر للطباعۃ والنشر

2 ...احیاء علوم الدین، 4/412، دار المعرفۃ بیروت

عیادت کے لیے حاضرِ خدمت ہوئے جن کے ساتھ ایک دبلا پتلا نوجوان بھی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تمہیں خدا کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے دنیاوی عیش و عشرت دیکھی تو اسے بد مزہ پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور حَلاوَت حقیر ہو گئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہو گئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ باری تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیے جانے والے ثواب یا عذاب کے بدلے میں بہت کم ہے۔[1]

ہمیشہ عبادت کرنے والے بزرگ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھانوے سال کی عمر میں صرف مرضُ الموت ہی میں بستر پر دیکھے گئے ورنہ عبادت میں مصروف رہے۔[2]

حضور غوثِ پاک کا شوقِ عبادت

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”میں نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس سال تک خدمت کی، اس مُدّت میں آپ عشاء کے

1... احیاء علوم الدین، 4/409، دار المعرفۃ بیروت
2... احیاء علوم الدین، 4/409، دار المعرفۃ بیروت

وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تھے تو اسی وقت وضو فرما کر دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتے تھے۔ (1)

اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔ (2)

نیند اُڑانے کا عجیب نسخہ

سرکارِ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تحدیثِ نعمت اور اپنے غلاموں کی نصیحت کے لیے فرماتے ہیں: الحمد للہ! میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا اور چالیس سال تک عشاء کی نماز کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی۔ پندرہ سال تک روزانہ بعد نمازِ عشاء نوافل میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتا رہا۔ ابتداء میں اپنے بدن پر رسی باندھ کر اس کا دوسرا سِرا دیوار میں گڑی ہوئی کُھونٹی سے باندھ دیا کرتا تھا تاکہ اگر نیند کا غَلَبہ ہو تو اس کے جھٹکے سے آنکھ کھل جائے۔ (3)

ایک رات جب میں نے اپنے معمولات کا قصد کیا تو نفس نے سُستی کرتے ہوئے تھوڑی دیر سو جانے اور بعد میں اُٹھ کر عبادت بجالانے کا مشورہ دیا، جس جگہ دل میں یہ خیال آیا تھا اُسی جگہ اور اُسی وَقت ایک قدم پر کھڑے ہو کر میں نے ایک قرآن کریم ختم کیا۔ (4)

---

❶... بھجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص164، دار الکتب العلمیہ بیروت

❷... تفریح الخاطر، ص45 مطبع مریس

❸... بھجۃ الاسرار، ص118، دار الکتب العلمیہ بیروت

❹... سانپ نما جن، ص15، مکتبۃ المدینہ کراچی

حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عبادت و ریاضت کی اتنی اہمیت تھی کہ آپ کھانا بھی اسی نیت سے تناول فرماتے تاکہ اس کے ذریعے عبادت پر قوت حاصل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ مُحیُّ الدین عبد القادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا ایک واقعہ اس طرح سنایا کہ جس وقت میں شہر کے ایک محلہ "قطبیہ شرقی" میں مقیم تھا تو میرے اوپر چند یوم ایسے گزرے کہ نہ تو میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی اور نہ کچھ خریدنے کی استطاعت، اسی حالت میں ایک شخص اچانک میرے ہاتھ میں کاغذ کی بندھی ہوئی پُڑیا دے کر چل دیا اور میں اس کے اندر بندھی ہوئی رقم سے حلوا پراٹھا خرید کر مسجد میں پہنچ گیا اور قبلہ رُو ہو کر اس فکر میں غرق ہو گیا کہ اس کو کھاؤں یا نہ کھاؤں۔ اسی حالت میں مسجد کی دیوار میں رکھے ہوئے کاغذ پر میری نظر پڑی تو میں نے اٹھ کر اس کو پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ "ہم نے کمزور مؤمنین کے لیے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لیے اس کے ذریعہ قوت حاصل کر سکیں" آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس تحریر کو دیکھ کر میں نے اپنا رومال اُٹھایا اور کھانا وہیں چھوڑ کر دو رکعت نماز ادا کر کے مسجد سے نکل آیا۔[1]

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں آپ کی خدمت میں چند راتیں سویا، آپ کا یہ حال تھا کہ ایک تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذکر کرتے پھر کچھ اوراد کرتے رہتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم لاغر ہو جاتا، کبھی فربہ، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے پھر تھوڑی دیر بعد

1... قلائد الجواہر، ص10، مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر

آجاتے اور قرآن کریم پڑھتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رگڑتے، تہجد ادا فرماتے اور مراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے خلوت کدے سے باہر نکلتے۔ (1)

خونخوار درندوں کی وادی

حضرت جعفر السائح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ انہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار نوافل پڑھوں گا۔ چنانچہ وہ اشراق سے لے کر عصر تک نوافل میں مشغول رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کے پنڈلیاں اور قدم سوجھے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے برائیوں پر ابھارنے والے نفس! تو عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، خدا کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پَل بھی سکون میسر نہ ہو گا اور تو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وقت مصروفِ عمل رکھوں گا۔

ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی وادی میں تشریف لے گئے جس کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ خونخوار درندوں کی آماجگاہ ہے۔ اس وادی میں "حُمَمَہ" نامی ایک حبشی عبادت گزار بھی رہتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں رہنے لگے۔ دونوں بزرگ اس

(1)... بهجة الاسرار، ص250، دار الكتب العلميه بيروت

ایک وادی میں رہتے لیکن ایک دوسرے سے ملاقات نہ کرتے۔ حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ وادی کی ایک سمت میں رہتے اور حممہ عابد دوسری سمت میں رہتا۔ ان دونوں کی عبادت کا یہ عالَم تھا کہ جب فرض نمازوں سے فارغ ہو جاتے تو نوافل پڑھنا شروع کر دیتے۔ اسی طرح ان دونوں بزرگوں کو اس ایک ہی وادی میں چالیس دن اور چالیس راتیں گزر گئیں۔[1]

جناب حممہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت کا یہ عالَم تھا کہ دن رات میں آٹھ سو رکعت نوافل پڑھتے۔ پھر بھی اپنے نفس کو ڈانٹتے ہوئے کہتے: میں تو بہت سست اور کوتاہ ہوں، میں بہت سست اور کوتاہ ہوں، کچھ بھی عبادت نہ کر سکا۔[2]

خون کے آنسو

حضرت اسماعیل بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے بتایا: میں ایک مرتبہ حضرت فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں تھا، ہتھیلیاں آنسوؤں سے تربتر تھیں۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہوا اور غور سے آپ کی طرف دیکھا تو میں ٹھٹھک کر رہ گیا، آپ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش تھی جس کی وجہ سے آنسو سرخی مائل ہو گئے تھے۔

میں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور عرض کی: حضور! آپ کو اللہ کی قسم! سچ سچ بتائیں؟ کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے

1 ...حلیۃ الاولیاء، 2/89، دار المعرفۃ بیروت

2 ...حلیۃ الاولیاء، 2/89، دار المعرفۃ بیروت

فرمایا: اگر تُو نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں ہر گز نہ بتاتا لیکن اب مجبور اًبتار ہا ہوں کہ واقعی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ خون بھی بہتا ہے اسی وجہ سے آنسوؤں کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے۔

میں نے عرض کی: حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا ہے اور آخر ایسا کون سا غم آپ کو لاحق ہے کہ آپ خون کے آنسو روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں روتا تو اس لیے ہوں کہ میں اللہ کے اَحکام پر عمل نہ کر سکا، اس کی عبادت میں کوتاہی کرتا رہا، میں اپنے مالک حقیقی کی کماحقہ فرمانبرداری نہ کر سکا اور آنسوؤں میں خون اس لیے آتا ہے کہ مجھے یہ خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ میرا یہ رونا اللہ کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے یا نہیں۔ میرے اعمال میرے مولیٰ کریم کی بارگاہ میں قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟ بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ رونے لگے۔ پوری زندگی آپ کی یہی کیفیت رہی اور اسی کیفیت آپ کا انتقال ہوا۔

وصال کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: مَافَعَلَ اللہُ بِكَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: میرے رحیم و کریم پروردگار نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: آپ کے آنسوؤں کا آپ کو کیا صلہ دیا گیا؟ فرمایا: میرے پاک پروردگار نے مجھے اپنا قُرب خاص عطا فرمایا اور پوچھا: اے فتح موصلی! تم دنیا میں آنسو کیوں بہایا کرتے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے رحیم و کریم رب! میں اس خوف سے آنسو بہاتا تھا کہ میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا، تیری اطاعت نہ کر سکا، تیرے اَحکامات پر عمل پیرا نہ ہو سکا۔ پھر اللہ نے مجھ سے پوچھا:

تمہارے آنسوؤں میں خون کیوں آتا تھا؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے ہر وقت یہ خوف دامن گیر رہتا کہ نہ جانے میرے اَعمال تیری بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ میرے اعمال اکارت ہو گئے ہوں، بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رلاتا تھا۔

میرے پاک رب نے ارشاد فرمایا: اے فتح موصلی! یہ تیرا گمان تھا کہ تیرے اعمال مقبول ہیں یا نہیں، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! چالیس سال سے تمہارے نامہ اعمال میں تم پر نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے ایک گناہ بھی نہیں لکھا۔ (1)

عجیب و غریب دیوانہ غُلام

ایک شخص نے ایک غلام خریدا تو اس غلام نے کہا کہ اے میرے آقا! میں تین شرطیں لگاتا ہوں:

(1) آپ مجھے فرض نماز سے منع نہیں کریں گے، جب اس کا وقت آجائے۔

(2) آپ مجھے دن کو جو چاہیں حکم دیں، رات کو حکم نہیں کریں گے۔

(3) اپنے گھر میں میرے لیے ایک کمرہ جدا کر دیں، جس میں میرے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

اس آدمی نے کہا میں نے یہ شرطیں قبول کیں۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ اپنے لیے کمرہ پسند کر لو۔ چنانچہ غلام نے ایک خراب سا ٹوٹا پھوٹا کمرہ پسند کر لیا۔ اس پر آدمی نے کہا کہ اے غلام! تو نے خراب و خستہ کمرہ کیوں پسند کیا؟ غلام نے جواب دیا، میرے

---

(1)... عیون الحکایات، حصہ اول، ص325، مکتبۃ المدینہ کراچی

آقا! کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹوٹا پھوٹا کمرہ بھی اللہ پاک کی یاد اور اس کے ذکر کی برکت سے باغ بن جاتا ہے۔ چنانچہ وہ غلام دن کو اپنے آقا کی خدمت کرتا اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا۔

کچھ مدت کے بعد ایک رات اس کا آقا گھر میں چلتے چلتے غلام کے کمرے میں پہنچ گیا تو دیکھا کہ کمرہ روشن ہے اور غلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہے اور اس کے سر پر آسمان وزمین کے درمیان ایک روشن قندیل لٹکی ہوئی ہے اور وہ اللہ ربُّ العٰلمین کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کے ساتھ مناجات کر رہا ہے کہ اے اللہ پاک تو نے مجھ پر میرے آقا کا حق اور دن کو اس کی خدمت لازم کر دی ہے، اگر یہ مصروفیت نہ ہوتی تو میں دن رات صرف تیری عبادت میں مصروف رہتا اس لیے اے میرے ربّ! میرا عذر قبول فرمالے۔ آقا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی اور روشن قندیل واپس چلی گئی اور مکان کی چھت مل گئی۔ یہ سارا منظر دیکھ کر آقا واپس آگیا اور سب ماجرا اپنی بیوی کو سنایا۔ دوسری رات وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر غلام کے دروازے پر آیا تو دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور قِندیل اس کے سر پر ہے وہ دونوں کھڑے ہوئے یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ آخر کار صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا: تم اللہ پاک کی خاطر آزاد ہو، تاکہ تم جو عذر پیش کر رہے تھے، وہ دور ہو جائے اور تم یکسوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت کر سکو۔ غلام نے یہ سن کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: اے صاحبِ راز! راز تو کھل گیا، اب راز کھلنے کے بعد میں زندگی نہیں چاہتا۔ پس اسی وقت وہ غلام گرا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ (1)

1... مکاشفۃ القلوب، ص39، دار الکتب العلمیہ بیروت

حضرت اویس قرنی کا ذوق عبادت

فرشتوں جیسی عبادت

حضرت شیخ نجم الدین غزی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں ضرور فرشتوں کی طرح اللہ کی عبادت کروں گا۔ پھر آپ ایک رات قیام میں، ایک رات سجدہ میں اور ایک رات رکوع کی حالت میں گزارتے تھے۔[1]

حضرت جنید بغدادی کا شوق عبادت

آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز اپنی دکان میں داخل ہوتے اور پردہ لٹکا کر 400 نوافل ادا کرتے اور پھر اپنے گھر تشریف لے جاتے۔[2]

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن خفیف شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے ابتدائی دور میں بسا اوقات ایک ہی رکعت میں 10 ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا تھا اور کبھی ایک رکعت میں پورا قرآنِ پاک پڑھ لیا کرتا تھا اور بعض اوقات صبح سے عصر تک ایک ہزار رکعات نوافل پڑھتا تھا۔[3]

عبادت گزار نوجوان

ایک بُزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں

1... حسن التنبہ، 1/243، دار النوادر شام

2... سیر اعلام النبلاء، 14/68، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

3... مختصر تاریخ دمشق لابن منظور، 22/144، دار الفکر دمشق

سے الگ تھلگ تنہا جنگل میں مصروفِ عبادت دیکھا۔ میں نے سلام کیا، اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم ایسی وِیران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مددگار ہے نہ رفیق؟ اس نے کہا: کیوں نہیں ہے، میرے رَبّ کی قسم! میرا مددگار بھی ہے اور رفیق بھی۔ میں نے پُوچھا: مددگار و رفیق کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ اپنی عزت کے ساتھ مجھ پر فوقیت رکھتا ہے، اپنے علم و حکمت سے میرے ساتھ ہے، اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اور اس کی نعمت و عظمت میرے دائیں بائیں ہے۔ جب میں نے یہ کلام سنا تو عرض کی: کیا آپ مجھے اپنی صحبت اختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟ وہ کہنے لگا: آپ کی رفاقت مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا، (کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لیے کافی ہے۔ میں نے پُوچھا: آپ کو اس جگہ میں وحشت نہیں ہوتی؟ اس نے کہا: جس کا حبیب و اَنیس، اللہ پاک ہو، اُسے کیونکر وحشت ہو گی؟ میں نے پُوچھا: کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟ جواب دیا: جب میں چھوٹا تھا تو اُس نے اپنے لطف و کرم سے ماں کے تاریک پیٹ میں بھی مجھے غِذا دی اور اب جبکہ میں بڑا ہو گیا ہوں تو کیا وہ میری کفالت نہیں فرمائے گا، میرے لیے اس کے پاس مُقرَّر شُدہ رزق ہے اور اس کا وقت بھی لکھا ہوا ہے، پھر میں نے اُس سے دُعا کی درخواست کی تو اس نے مجھے یوں دعا دی: اللہ پاک آپ کی آنکھوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے، آپ کے دل کو اپنے خوف سے بھر دے اور آپ کو ان لوگوں سے نہ بنائے جو اس کے غیر میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد جب وہ جانے کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے اس کے قریب جا کر عرض کی: اے میرے بھائی! پھر کب آپ سے ملاقات ہو گی؟ تو وہ

مُسکرا کر کہنے لگا: آج کے بعد دنیا میں تو آپ سے ملاقات نہ ہوگی۔ہاں! بروزِ قیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملنا چاہیں تو دِیدارِ الٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجیے گا۔میں نے پوچھا: آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا؟ جواب دیا: اس کی عزّت کی قسم! اسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام چیزوں سے اور اپنے نفس کو خواہشات کے حصول سے باز رکھا اور تاریک راتوں میں اس کی عبادت کے لیے تنہائی اختیار کی، (مجھے اُمید ہے) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد بن زِیاد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر عطّار رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سُنا: جب حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو میں اور میرے کچھ رُفقاء وہاں موجود تھے، ہم نے دیکھا کہ اِنتقال سے کچھ دیر قبل کمزوری کی وجہ سے آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکوع و سُجود کرتے تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسم! آپ کے پاؤں سوجے ہوئے کیوں ہیں؟ کہنے لگے: اللہ اکبر! یہ تو نعمت ہے۔ حضرت ابو محمد حَرِیری نے کہا: اے ابو قاسم! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا: ”ابھی وقت ہے، جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور آپ کی روح اس دارِ فانی سے عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نرمی کیجیے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اعمال بند کیا جارہا ہے،

1 ... الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون، ص166، دار احیاء التراث العربی بیروت

اِس وقت نیک اعمال کا مجھ سے زیادہ کون حاجت مند ہو گا۔[1]

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اِبتداءً آئینہ کی تجارت کرتے تھے، اس دوران بھی آپ کا معمول تھا کہ جب اپنی دکان پر تشریف لے جاتے تو پردہ گرا کر چار سو(400) رکعت نمازِ نفل ادا فرماتے، ایک مُدّت تک آپ نے اس عمل کو جاری رکھا۔ پھر آپ دکان چھوڑ کر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے مکان کی ایک کوٹھڑی میں خلوت گزیں ہو کر اپنے دل کی پاسبانی شروع کر دی، اس طرح آپ نے 40 سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس(30) سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ، اللہ کہا کرتے اور اسی وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ خود ہی فرماتے ہیں کہ بیس(20) برس تک مجھ سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔[2]

تیری بارگاہ میں حاضر ہوں!

اللہ کی ایک نیک بندی حضرت حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ عشا کی نماز ادا فرما لیتیں تو مکان کی چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور اپنی چادر کو خود پر اچھی طرح لپیٹ کر عرض کرتیں: "یاالٰہی! تارے نکل آئے اور آنکھیں سو گئیں، دنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر لیے جبکہ میں تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں۔" پھر آپ نماز میں مشغول ہو جاتیں، جب فجر طلوع ہو جاتی تو عرض کرتیں: "یاالٰہی!

1... عیون الحکایات، حصہ دوم، ص79، مکتبۃ المدینہ کراچی

2... سیر اعلام النبلاء، 14 / 68، مؤسسۃ الرسالہ بیروت، شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص73، مکتبۃ المدینہ کراچی

رات گزر گئی اور دن روشن ہو گیا مگر میں نہیں جانتی کہ تو نے میری اس رات کو قبول کیا کہ میں خوشی مناؤں؟ یا اسے اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا کہ میں سوگ مناؤں؟ مجھے تیری عزّت کی قسم! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا میرا یہی معمول رہے گا، اگر تُو نے مجھے اپنی بارگاہ سے دُھتکار دیا پھر بھی میرے دل میں تیرے جُودو کرم کی اُمّید باقی رہے گی۔"[1]

افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کر دی

حضرت کہمس بن حسن رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک ہزار (1000) نوافل پڑھتے تھے، جب فارغ ہوتے تو چلنے کی سکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجزی کرتے ہوئے اپنے نفس سے فرماتے: اے ہر بُرائی کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لیے اُٹھ۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ آخری عمر میں کمزور ہو گئے تو روزانہ 500 رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اس پر بھی یہ فرماتے: افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کر دی![2]

عبادت واِستغراق

حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز پڑھ کر تمام رات عبادت اور اِستغراق میں مشغول رہتے تھے، رمضان المبارک میں روزانہ رات کو دو قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں 30 سال تک اس قدر مُجاہدات میں مشغول رہا کہ نہ دن کو دن سمجھا، نہ رات کو رات، دن بھر تلاوتِ قرآن سے اپنی زبان تَر رکھتا جبکہ رات بھر بارگاہِ الٰہی میں مناجات کرتا اور

1... احیاء علوم الدین، 4/414، دار المعرفۃ بیروت

2... احیاء علوم الدین، 4/410، دار المعرفۃ بیروت

نوافل و عبادت میں مصروف رہتا تھا۔[1]

ریاضات و مجاہدات

ابتدا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ صومِ داؤدی (یعنی ایک دن چھوڑ کر روزہ) رکھا کرتے تھے ایک دن حضرت شیخ علی میرٹھی بابا رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، کھانا کھاتے وقت دل میں خیال آیا اگر حضرت بابا فرید گنج شکر (رحمۃ اللہ علیہ) روزانہ روزہ رکھتے تو کتنا اچھا ہوتا، حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے نورِ باطنی سے یہ بات جان لی لہٰذا فرمایا: آج سے عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا، پھر اپنے اس عہد پر آخری عمر تک قائم بھی رہے۔[2]

عاجزی ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا حبیب نجار رحمۃ اللہ علیہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کے لیے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ دوسروں کو دے دیتے اور خود ساری رات اللہ پاک کی بارگاہ میں بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُناہ گار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔[3]

1... فیضان بابا فرید گنج شکر، ص84، مکتبۃ المدینہ کراچی، سوانح بابا فرید گنج شکر، ص38، خزینہ علم و ادب لاہور

2... فیضان بابا فرید گنج شکر، ص84، مکتبۃ المدینہ کراچی، سوانح بابا فرید گنج شکر، ص39، خزینہ علم و ادب لاہور

3... الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون، ص246، دار احیاء التراث العربی بیروت

کثرتِ عبادت کے لیے رسی کا سہارا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے، اس وقت مسجد کے دو ستونوں کے درمیان رسی تانی ہوئی تھی، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں اور جب ان پر تھکن یا سستی طاری ہوتی ہے تو اس رسی کو پکڑ لیتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رسی کو کھول دو، تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھے جب تک وہ آسانی سے نماز پڑھ سکے اور جب اس پر تھکن یا سستی طاری ہو تو وہ بیٹھ جایا کرے۔[1]

سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان پر استقامت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا کہ جو ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے) ادا کرے اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔

(راوی حدیث) حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث حضرت ام حبیبہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں عمرو بن اوس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔ نعمان بن سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

1... مسلم، ص307، حدیث:1831، دار الکتاب العربی بیروت

کہ جب سے ہم نے عمرو بن اوس رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے اب تک میں نے بھی یہ سنتیں نہیں چھوڑیں۔(1)

اِمام محمد بن سِیرین رحمۃ اللہ علیہ کی بہن حضرت حَفصہ بن سیرین رحمۃ اللہ علیہا بصرہ میں ایک انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کے لیے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔(2)

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

حضرتِ رَابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لیے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔(3)

رات کی عبادت نے بخشوا دیا!

حضرت سَیِّدنا قَبیصہ بن عُقبَہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَافَعلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ربِّ کریم کا

1... مسلم، ص286، حدیث: 1694، دار الکتاب العربی بیروت

2... روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: 64، 6/ 242، دار الفکر بیروت

3... روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: 64، 6/ 242، دار الفکر بیروت

دیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور رقتِ قلبی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔[1]

موت سے ڈرنے کی وجہ

ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں موت سے صرف اس لیے ڈرتا ہوں کہ وہ میری رات کی عبادت کے درمیان حائل ہو جائے گی۔[2]

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضرت عاصم بن یوسف محدث رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت عاصم بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے حاتم! کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: ”جی ہاں“ تو حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بتائیے کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب نماز کا وقت قریب ہو جاتا ہے تو میں نہایت ہی کامل و مکمل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کا وقت آجانے پر جب مصلے پر قدم رکھتا ہوں تو اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ میرے بدن کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر برقرار ہو جاتا ہے پھر میں اپنے دل میں یہ تصور جماتا ہوں کہ خانہ کعبہ میرے دونوں بھنوؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم میرے سینے کے سامنے ہے پھر میں اپنے دل میں یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ میری

1... حلیۃ الاولیاء، 7/77، دار الکتب العلمیہ بیروت

2... احیاء علوم الدین، 4/412، دار المعرفۃ بیروت

ظاہری حالت اور میرے دل میں چھپے ہوئے تمام خیالات کو جانتا ہے اس طرح کھڑا ہوتا ہوں کہ گویا پل صراط پر میرے قدم ہیں اور جنت میرے داہنے اور جہنم میرے بائیں اور ملک الموت میرے پیچھے ہیں اور گویا یہی نماز میری زندگی کی آخری نماز ہے، اس کے بعد تکبیر تحریمہ نہایت ہی اخلاص کے ساتھ کہتا ہوں پھر انتہائی تدبر اور غور و فکر کے ساتھ قراءت کرتا ہوں۔ پھر نہایت ہی تواضع کے ساتھ رکوع اور گڑگڑاتے ہوئے انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر اسی طرح پوری نماز نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ خوف ورجا کے درمیان ادا کرتا ہوں یہ سن کر حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ اے حاتم اصم! کیا واقعی آپ ہمیشہ اور ہر وقت اسی طریقے سے نماز پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ جی ہاں! تیس برس سے میں ہمیشہ اور ہر وقت اسی طرح ہر نماز ادا کرتا ہوں۔ یہ جواب سننے کے بعد حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ پر رقت طاری ہو گئی اور وہ یہ کہنے لگے کہ افسوس! ایسی نماز تو میں نے زندگی بھر میں کبھی بھی ادا نہیں کی۔ (1)

ذوق عبادت پیدا کرنے کے طریقے

(1) شوقِ عبادت پیدا کرنے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجیے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لیے اس طرح دعا مانگتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ“ اے اللہ کریم! تُو اپنے ذِکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت اچھی طرح کرنے پر میری مدد فرما۔ (2)

❶... روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: 3، 1/ 33، دار الفکر بیروت

❷... مصنف ابن ابی شیبہ، 7/ 134، حدیث: 2، دار الفکر بیروت

(2)حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السلام کا اِرشاد ہے: جس طرح مریض کو کھانے سے لذّت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دنیادار کو عبادت سے لذّت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ جو دُنیا کی محبت سے لذّت محسوس کرتا ہے وہ عبادت کی لذّت نہیں پاسکتا۔[1] لہٰذا اپنے دل سے دُنیا کی محبت نکالنے کی کوشش کی جائے اور بقدرِ کفایت رزقِ حلال کمانے کے ساتھ ساتھ نماز و دیگر عبادات کی عادت بنائی جائے۔

(3)پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت میں رُکاوٹ اور سُستی پیدا ہوسکتی ہے لہٰذا عبادت کی لذّت پانے کے لیے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانی چاہیے ان شاء اللہ عبادت کا ذوق بڑھے گا۔ اَمیر المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ اِلٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔[2]

(4)عبادت کا ذوق بڑھانے کے لیے موبائل اور سوشل میڈیا وغیرہ کا استعمال صرف اور صرف جائز اور ضرور تاً کیجیے۔

عبادت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے عبادت کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کو پیشِ نظر رکھنا بھی انتہائی مفید ہے۔ والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ عبادت کے دنیاوی اور اُخروی فوائد یہ ہیں:

(1)جو شخص عبادت کرتا ہے خدا کے عابد بندوں میں داخل ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ

1... احیاء علوم الدین، 3/216، دار المعرفۃ بیروت

2... منہاج العابدین، ص 93، دار الکتب العلمیہ بیروت

عابدوں کی مدح وثنا کرتا ہے۔(2)جو شخص عبادت کرتا ہے، اللہ پاک اس سے محبت رکھتا ہے(3)(جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک)اس کے سب کام درست کرتا ہے،(4)(جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک)اس کے رِزق کا کفیل ہوتا ہے،(5)(جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک)اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے،(6)(جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک)اس کا مُونِس ہو جاتا ہے اور وحشت اس کے دل سے دُور کرتا ہے،(7)(جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک)مخلوق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند،اس سے محبت رکھتے ہیں۔(8)(جو شخص عبادت کرتا ہے)برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک(حاصل)کرتے ہیں اور فائدہ اُٹھاتے ہیں،(9)(جو شخص عبادت کرتا ہے)اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کو ایسی عزّت حاصل ہوتی ہے کہ لوگ اس کی عزّت وبرکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے تَوسّل اور شفاعت سے مُرادیں پاتے ہیں،(10)(جو شخص عبادت کرتا ہے)موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے،(11)(جو شخص عبادت کرتا ہے)پروردگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان ومعرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغواء(دھوکے)سے بچاتا ہے۔(12)(جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے)اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکیرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں،(13)اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں،(14)اس کی قبر میں بہشت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔(15)(جو شخص عبادت کرتا ہے وہ)قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہے گا،(16)(جو شخص عبادت کرتا ہے اس کا)نامۂ اعمال اُس کا دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا(17)(جو شخص

عبادت کرتا ہے)حساب اس کا آسانی کے ساتھ ہو گا یا(فرشتے)اس سے بالکل حساب نہ کریں گے،(18)(جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے)پانی حوضِ کوثر کا پلائیں گے اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔(19)(جو شخص عبادت کرتا ہے وہ)پُلِ صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا،(20)(جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے) قیامت کے دن اسے نور کے منبروں پر بٹھائیں گے اور عرش یا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جھنڈے کے سایہ تلے جگہ دیں گے،(21)(جو شخص عبادت کرتا ہے فرشتے اسے)خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔[1]

عبادت کی ترغیبات

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنا وِرد بھول گیا۔جب سویا تو میں نے خواب میں ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا اس نے مجھ سے کہا: کیا تم اسے پڑھنا پسند کرتے ہو؟میں نے کہا:ہاں۔تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا میں نے اسے دیکھا تو اس میں لکھا تھا

أ ألهتك اللذائذ و الامانی عن البیض الاوانس فی الجنان

تعیش مخلداً لا موت فیها وتلهو فی الجنان مع الحسان

تنبه من منامك ان خیرا من النوم التهجد بالقران

ترجمہ:(1)کیا تجھے لذتوں اور خواہشوں نے جنت کی کنواری لڑکیوں سے غافل کر دیا۔

---

1 ...الکلام الاوضح،ص329-328 ملتقطاً،ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی

(2)جنت میں تو ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ اس میں موت نہیں۔ اور وہاں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ کھیلے گا۔

(3)اپنی نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا نیند سے بہتر ہے۔[1]

جنتی حور کا مہر

حضرتِ سیدنا ازہر بن مُغیث رحمۃ اللہ علیہ جو کہ نہایت عبادت گزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی تو میں نے اس سے پوچھا، تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا، میں جنت کی حور ہوں۔ یہ سن کر میں نے اس سے کہا: میرے ساتھ شادی کر لو اس نے کہا میرے مالک کے پاس نکاح کا پیغام بھیج دو اور میرا مہر ادا کر دو۔ میں نے پوچھا، تمہارا مہر کیا ہے؟ تو اس نے کہا، رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔[2]

امام ابو بکر طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مسجد اقصی میں سو رہا تھا کہ ایک فلک شگاف آواز نے مجھے ڈرا دیا، منادی کہہ رہا تھا۔

اخوف وامن ان ذا لعجیب ثکلتك من قلب فانت کذوب

اما وجلال اللہ لو کنت صادقاً لما کان للاغماض منك نصیب

(1)خوف بھی رکھتے ہو اور امن سے سو رہے ہو یہ بڑی عجیب بات ہے میں تو دل سے تم پر رو رہا ہوں کیونکہ تم بہت جھوٹے ہو۔

(2)اللہ کی قسم! اگر تم سچے ہوتے تو نیند کا تمہارے پاس کوئی حصہ نہ ہوتا۔

1... احیاء علوم الدین، 1/ 355، دار المعرفۃ بیروت

2... احیاء علوم الدین، 1/ 355، دار المعرفۃ بیروت

(فرماتے ہیں) خدا کی قسم! اس آواز نے آنکھوں کو رلا دیا اور دلوں کو غمگین کر دیا۔[1]



حضرت بہاؤالدین زکریا اور عبادت کا معمول



آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر رات مکمل قرآن شریف کی تلاوت فرماتے، تاحیات نمازِ باجماعت کا التزام رکھا، روزانہ فجر، اشراق اور چاشت کی نمازوں کے بعد دیوان خانہ میں مسندِ ارشاد پر جلوہ فرما ہوتے، اس وقت تمام علما اور مشائخ بالالتزام حاضر ہوتے اور سلوک و معرفت کے دَقائق حل کرواتے، خدام تجارت، زراعت اور لنگر خانہ کے حسابات پیش کرتے اور آئندہ کی ہدایات پاتے، اسی دوران شہر اور مضافات کے غربا اور مساکین پیش ہوتے اور ولی کی بارگاہ سے درہم و دینار، اَجناس اور خلعتوں سے دامن بھرتے، دوپہر کو دولت خانے پر تشریف لے جاکر کھانا تناول فرماتے اور جب روزے رکھتے تو لگاتار رکھتے۔ خانگی امور بھی دوپہر کے وقت پیش ہوتے تھے، اس کے بعد تھوڑی دیر سنّتِ قیلولہ ادا فرماتے، نمازِ ظہر مسجد میں باجماعت ادا فرماتے، اس کے بعد حُجرے میں چلے جاتے اور کافی دیر تک اَوراد و اَذکار میں مصروف رہتے، پھر نشست کا آغاز ہوتا اور اس میں تبلیغِ دین کے لیے آنے جانے والے قافلوں کے احوال سماعت کرتے اور تبلیغ میں درپیش مسائل حل کیے جاتے، طلبا بھی اپنے سوالات پیش کرتے اور ملفوظات کا خزانہ سمیٹتے، اذانِ عصر ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور نمازِ باجماعت ادا فرماتے، نماز کے بعد مسجد ہی میں منبر پر جلوہ افروز ہوتے، درسِ قرآن اور درسِ حدیث فرماتے، سامعین کی تعداد بعض اوقات چالیس ہزار تک پہنچ جاتی، غروبِ آفتاب سے پہلے مضافات میں چہل قدمی کے لیے تشریف لے جاتے،

1 ...المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح، ص155، مکتبہ دار البیان

نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد خَلوَت میں اَورادواَذکار میں مصروف ہو جاتے، نمازِ عشا باجماعت ادا فرمانے کے بعد رات ڈیڑھ پہر تک عبادت میں مصروف رہتے، اس کے بعد دولت خانہ میں تشریف لاتے اور کھانا تناوُل فرما کر تھوڑی دیر آرام فرماتے، بیدار ہو کر تہجد کی سعادت پاتے، نمازِ فجر تک تلاوت قرآنِ مجید سے لطف اٹھاتے۔ بعض اوقات ایک آہِ جگر دوز سنائی دیتی۔ ایک رُباعی اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سننے میں آتی تھی:

دریادِ تو اے دوست چناں مدہوشم
صد تیغ اگر بزنی سر نخروشم
آہے کہ بزغم بیادِ تو وقتِ سحر
گر ہر دو جہاں دہند واللہ نفروشم

یعنی اے دوست ہم تیری یاد میں مدہوش ہیں، اگر سو تلواریں بھی ماری جائیں تو ہم سر نہ اٹھائیں، ہم وقتِ سحر تیری یاد میں گم ہیں، اللہ کی قسم! اس یاد کے عوض اگر دو جہاں بھی دیے جائیں تو ہم قبول نہ کریں۔(1)

حضرت شمس الدین المعروف شمس العارفین

حضرت خواجہ شمسُ الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ شریعتِ مقدسہ کی اتباع اور پیروی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ مسجد میں نماز باجماعت ادا فرماتے تھے مگر مسجد کے فرش پر اپنے لیے کوئی علیحدہ مصلّی نہیں بچھاتے تھے۔(2)

1... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص76 محکمہ اوقاف پنجاب لاہور، فیضان بہاؤالدین زکریا ملتانی، ص32 مکتبۃ المدینہ کراچی

2... انوار شمسیہ، ص48 دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیر سیال غریب نواز (حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ) نے زمانہ طالبِ علمی میں بھی کبھی تہجد کی نماز قضا نہیں کی۔ (1)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اذان سننے کا بہت اہتمام فرماتے جس وقت اذان ہوتی تو پورے گھر میں سناٹا چھا جاتا آپ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی اصل خوشی اور رونق نماز ہے لہٰذا نماز کے اوقات میں مسلمانوں کے گھروں میں عید کی طرح چہل پہل اور رونق ہونی چاہیے ہر کوئی نماز کی تیاری میں نظر آنا چاہیے بالخصوص فجر و عشاء میں ہر گھر کے ہر کمرے میں روشنی ہونی چاہیے شادی بیاہ اور مختلف قسم کے تہواروں میں تو کفار و فجار بھی خوشیاں مناتے اور چہل پہل کرتے نظر آتے ہیں۔ (2)

آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کے گویا عاشق تھے اسی وجہ سے آپ کو مسلسل چالیس پچاس سال تک دیکھنے والوں نے یہی دیکھا کہ آپ کی کبھی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوئی آپ نے پیش امام صاحب کو حکم دے رکھا تھا کہ کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت کی وجہ سے نمازِ باجماعت میں آدھے منٹ کی تاخیر بھی نہ ہو ہر ایک کو نماز کی خود فکر ہونی چاہیے اگرچہ میں کیوں نہ ہوں۔ (3)

---

1 ... فیضان شمس العارفین، ص 31، مکتبۃ المدینہ کراچی

2 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص25 نعیمی کتب خانہ گجرات، فیضان مفتی احمد یار خان نعیمی، ص28، مکتبۃ المدینہ کراچی

3 ... حالات زندگی، سوانح عمری، ص24 نعیمی کتب خانہ گجرات، فیضان مفتی احمد یار خان نعیمی، ص29، مکتبۃ المدینہ کراچی

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت

4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات

5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات

6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک

10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم

12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات

13 علمِ غیب مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان

16 حیاتِ انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں

18 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں

20 اخلاقِ مصطفی قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں

22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل

26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل

29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت

31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار

34 تخریجِ احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام و مسائل

36 شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات

38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیُّوث کون؟ 40 فتنۂ دجّال

41 مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ کون ؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت

43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت

44 سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں 45 کالے جادو کا علاج

46 تعویذ پہننا شرک نہیں 47 حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو

48 خون کے آنسو 49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت

2 مسئلہ سماعِ موتی پر علمی و تحقیقی گفتگو

3 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات

4 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا

5 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مکتبہ اَفکارِ رَضا

MAKTABA AFKAR-E- RAZA

+923155322470

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786

+923169168614 /IAMKAMRANMADANI